بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۲ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش | ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۲ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۸۲

418

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ فتح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ کھانسی میں کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ خود ارشاد فرمایا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ خون بدستور آرہا ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ — حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ — حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دعائے صحت کیلئے اعلان صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں — مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا بخار تو الحمد للہ ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن کمزوری بے حد ہے۔ ان کی لڑکی ریحانہ بھی عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام محلہ دار العلوم اور دار الشکر کی درمیانی سڑک پر صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

کیا واقف زندگی اپنا کام کرسکتا ہے؟

فرمایا :-

کسی نے سوال کیا ہے کہ واقف زندگی اپنا کام کرسکتا ہے یا نہیں۔ یہ سوال مکمل نہیں۔ اس لئے میں اسے پورے طور پر سمجھ نہیں سکا۔ اگر کوئی واقف زندگی ایسا ہے۔ جسے سلسلہ نے اپنے کام کے لئے لے لیا ہے۔ تو وہ بہر حال سلسلہ کا ہی کام کرے گا۔ اور اگر اس کے پاس کوئی زائد وقت بچ گیا ہو۔ تو اس صورت میں بھی اگر سلسلہ اسے کوئی کام کرنے کی اجازت دیگا۔ تو وہ کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر اس سے مراد کوئی ایسا واقف زندگی ہے جس نے اپنا نام تو دے دیا۔ مگر سلسلہ نے اسے قبول نہیں کیا۔ تو ایسا آدمی فارغ ہے بجائے اس کے کہ وہ اپنے اوقات کو ضائع کرے۔ اس کے لئے یہ سینکڑوں گنا زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے گزارہ یا اپنے رشتہ داروں کے گزارہ کے لئے کوئی کام کرے۔ پس سوال چونکہ واضح نہیں۔ اس لئے میں نے دونوں پہلو بیان کر دیئے ہیں۔ اگر سلسلہ نے اسے لے لیا ہے۔ تو وہ سلسلہ کی اجازت سے کام کرسکتا ہے۔ بغیر اجازت نہیں۔ اگر سلسلہ سمجھے گا۔ کہ اسے کام کرنے کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ تو وہ اجازت دے دیگا۔ اور اگر سلسلہ نے اسے قبول نہیں کیا۔ تو یقیناً وہ کام کرنے کا مجاز ہے۔ بلکہ اس کا کام کرنا اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

واقف زندگی کی کمائی

سوال کیا گیا ہے۔ کہ واقف جو کمائی کرے گا۔ وہ اس کی اپنی ہوگی۔ یا سلسلہ کی ہوگی؟

یہ سوال بھی پہلے سوال سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اگر سلسلہ نے اسے قبول کرلیا ہے اور اگر سلسلہ نے اسے اپنا کام کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ تو اس کی کمائی یقیناً اس کی اپنی ہوگی۔ اور اگر سلسلہ نے اسے قبول تو کرلیا ہے۔ مگر سلسلہ نے اسے کسی اپنے کام پر مقرر کیا ہے۔ تو اس کی کمائی سلسلہ کی ہوگی۔ اور اگر سلسلہ نے اسے قبول ہی نہیں کیا۔ تو چونکہ اسے قبول نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس کی کمائی کے متعلق کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تیسرا سوال یہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی واقف زندگی آمدنی اپنی مرضی سے خرچ کرسکتا ہے۔ تو پھر وقف زندگی کے کیا معنے ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سلسلہ نے اس کو نہیں لیا۔ تو اس کا وقف صرف ایک وعدہ ہے۔ اور اس صورت میں اس کی آمدنی جو کچھ بھی ہے۔ اس کی اپنی ہے۔ اور اگر سلسلہ اسے قبول کرلیتا ہے۔ مگر کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تو اس صورت میں وہ کوئی اور کام کر ہی نہیں سکتا اور اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر سلسلہ کی اجازت سے اس نے کوئی کام شروع کیا ہے۔ تو اس کی آمدنی استعمال کرنا اس کے وقف میں کوئی روک نہیں بن سکتا۔

قرآن کریم سے مشورہ لینا

فرمایا۔ ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ قرآن کریم سے کسی امر کے متعلق مشورہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ میں ان کا مطلب تو سمجھتا ہوں۔ مگر ان کے سوال کے جو ظاہر الفاظ ہیں۔ کہ قرآن کریم سے کسی امر کے متعلق مشورہ لینا چاہیئے یا نہیں۔ ان الفاظ کی بناء پر میرا جواب یہی ہے۔ کہ قرآن کریم سے مشورہ لینا چاہیئے۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں۔ ہر شخص کو اپنے ہر معاملہ میں قرآن کریم سے ہی مشورہ لینا چاہیئے۔ رات دن ہمارے لئے یہی حکم ہے۔

کسی کے گالی دینے پر قرآن کریم کا مشورہ

اگر کوئی شخص ہمیں گالی دیتا ہے۔ اور ہمیں غصہ آتا ہے۔ تو ایک مومن کا کام یہ ہے۔ کہ وہ فوراً قرآن کریم سے مشورہ لے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو قرآن کریم اسے مشورہ دے گا۔ کہ معاف کردو۔ اس پر وہ اسے معاف کردے گا۔

شرارت میں بڑھ جانے کے متعلق مشورہ

یا ایک شخص شرارت میں بے انتہا بڑھ جاتا ہے۔ ہم اس کی اصلاح کی بار بار کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ اور ہم پر ظلم کرتا چلا جاتا ہے۔ ہم قرآن کے پاس جاتے ہیں۔ اور اس سے مشورہ لیتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ قرآن ہمیں یہ جواب دیتا ہے۔ کہ ہم نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ جو شخص اصلاح کرلے۔ یا جس شخص کے متعلق یہ توقع ہو۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرلے گا۔ اُسے معاف کردو۔ ورنہ زیادتی کرنے والے کو تم سزا بھی دے سکتے ہو۔ اس مشورہ کے بعد ہم کہتے ہیں چلو اس سے بدلہ لے لیتے ہیں۔

باٹوں کے کم و بیش ہونے کے متعلق مشورہ

یا ایک دوکاندار سودا بیچتا ہے۔ اور اس نے بٹے ہلکے رکھے ہوئے ہیں۔ ایک سیر سودا جب وہ کسی کو دیتا ہے۔ تو درحقیقت وہ پندرہ چھٹانک ہوتا ہے۔ سیر نہیں ہوتا۔ لیکن جب کسی سے کوئی چیز خود لیتا ہے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

جمال عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو بٹے اور ہوتے ہیں جو زیادہ وزنی ہوتے ہیں۔ اور اس طرح اُن سے پندرہ چھٹانک کی بجائے ایک سیر سودا خرید لیتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ کہے کہ اب مَیں کیا کروں مجھے تو اس قسم کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ تو ہم اُسے کہیں گے قرآن سے مشورہ لو۔ وہ جب قرآن سے مشورہ لے گا۔ تو اُسے یہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔ کہ ویلٌ للمطففین۔ وہ انسان لعنتی ہے۔ جو دھوکا کرتا اور سودے کی خرید و فروخت میں کمی بیشی کرتا ہے۔

شادی کے متعلق مشورہ

پھر مثلاً کسی کی شادی بیاہ کا سوال آجاتا ہے۔ اور اُسے کوئی لڑکی پسند آجاتی ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اس سے شادی کرلے مگر اُس کا باپ راضی نہیں ہوتا۔ لڑکی راضی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ مجھے چونکہ اس لڑکی سے محبت ہے۔ اس لئے میں اس سے ضرور شادی کرلوں خواہ اس کا باپ ناراض ہی ہے۔ آخر لڑکی تو راضی ہے۔ مگر پھر اُسے خیال آجاتا ہے۔ کہ اچھا ذرا قرآن سے بھی تو مشورہ لے لوں۔ وہ قرآن سے مشورہ لیتا ہے۔ تو قرآن اُسے کہتا ہے۔ یہ جائز نہیں۔ ولی کی رضامندی کے بغیر ہرگز نکاح درست نہیں ہوسکتا۔ یہ کہتا ہے۔ بہت اچھا۔ مَیں قرآن کا مشورہ قبول کرلیتا ہوں۔ اور اپنی خواہش کو پورا نہیں کرتا۔ یا کبھی لڑکی راضی نہیں ہوتی۔ مگر مرد کو ایسی حکومت یا طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کہ وہ اگر چاہے تو اُس کو جبرًا اٹھا کرلے جائے اور اس کے دل میں خیال آجاتا ہے۔ کہ اگر لڑکی راضی نہیں تو اُسے جبرًا اٹھا کرلے آؤں مگر پھر کہتا ہے۔ ذرا ٹھیرو میں قرآن سے بھی مشورہ کرلوں۔ جب وہ قرآن سے مشورہ لیتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ اس قسم کی زیادتیاں جائز نہیں۔ اس پر وہ اپنے ارادہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

مال خرچ کرنیکے متعلق مشورہ

اسیطرح بچوں کے متعلق ہمسائیوں کے متعلق اور تمام بنی نوع انسان کے متعلق ایک مومن کا یہی کام ہے۔ کہ وہ قرآن سے مشورہ لے۔ فرض کرو ایک شخص کو اچھا کھانے پینے کی عادت ہے۔ مگر اسکے دل میں خیال آجاتا ہے۔ کہ مَیں کسی اور کو اپنے کھانے میں کیوں شریک کروں۔ کیوں نہ مَیں خود ہی اس کو اپنے یا اپنے بچوں کے استعمال میں لاؤں یا مثلاً اُس کے پاس دس روپے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر مَیں دس روپے کی کوئی چیز اپنے گھر میں لاؤنگا تو میرے بچے اُس کو کھائیں گے۔ لیکن اگر ہمسایہ کو بھی دوں تو اس میں سے چھ روپے رہ جائیں گے اور اسطرح اتنا لطف نہیں آئیگا جتنا سارے روپے اپنے گھر پر خرچ کرنے میں آسکتا ہے۔ مگر جب وہ قرآن سے مشورہ لیتا ہے تو وہ اسے کہتا ہے۔ تمہارے مال میں تمہارے ہمسایہ کا بھی حق ہے۔

قرآن زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مشورہ دیتا ہے

اسیطرح مثلاً استاد ہے۔ اُسے اپنے شاگرد کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ یا آقا ہے اُسے اپنے نوکر کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوتا ہے تو ان تمام حالتوں میں جب وہ کوئی فیصلہ کرنا چاہیگا بہرحال قرآن کے پاس ہی جائے گا۔ اور قرآن اسے صحیح مشورہ دیدیگا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے قرآن میں سب چیزیں جمع کردی ہیں۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس سے انسان ہر معاملہ کے متعلق مشورہ لے سکے بلکہ جب بھی انسان کسی سے مشورہ لینا چاہے۔ وہ سوچتا ہے کہ وہ مشورہ دینے کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اگر کسی نے ڈاکٹری مشورہ لینا ہو تو وہ دیکھیگا کہ دوسرا شخص ڈاکٹری باقاعدہ پڑھا ہوا ہے۔ یا نہیں۔ یا وکالت کے متعلق اُس نے مشورہ لینا ہو۔ تو وہ وکیل کی قابلیت کو دیکھے گا۔ لیکن قرآن وہ کتاب ہے جس سے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق مشورہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ پس میرا جواب یہی ہے۔ کہ مشورہ ہمیشہ قرآن سے ہی لینا چاہئے۔

قرآن سے مشورہ لینے کا غلط طریق

مگر اُن کی مراد اس مشورہ سے غالبًا مشورہ نہیں بلکہ تُک بندی ہے۔ کہ قرآن کا کوئی صفحہ کھولا اور اسے دیکھنا شروع کیا اگر وہاں عذاب کی آیت نظر آئی تو سمجھ لیا کہ کام نہیں کرنا چاہئے اور اگر رحمت کی آیت نظر آئی تو سمجھ لیا کہ کام کرنا چاہئے۔ یہ مشورہ نہیں اور نہ کوئی دانا انسان اس کو قرآن کا مشورہ قرار دیسکتا ہے۔ اگر کسی شریف آدمی سے تم مشورہ لینا چاہتے ہو تو یوں نہیں کرتے کہ بجائے سیدھی طرح اس سے بات دریافت کرنیکے یہ دیکھنے لگ جاؤ کہ اُس نے اپنا ہاتھ اِس طرح ہلایا ہے۔ یا اُس طرح ہلایا ہے۔ اگر وہ اِس طرح ہلائے تو تم سمجھ لو کہ اُس نے مشورہ دیدیا ہے کہ یہ کام بڑا اچھا ہے۔ اور اگر کسی اور طرح ہاتھ کو حرکت دے تو تم یہ نتیجہ نکال لو کہ اُس نے مشورہ دیا ہے کہ کام خراب ہے۔ تم ایسا کبھی نہیں کرتے بلکہ اس سے گفتگو کرکے اسکی رائے معلوم کرتے ہو۔ یہی صورت قرآن کے مشورہ کی ہے۔ اگر کوئی شخص قرآن سے مشورہ لینا چاہے تو اس کا طریق یہی ہے کہ وہ اپنا کام قرآنی تعلیم کی روشنی میں دیکھے اور سوچے کہ اس کام کے متعلق قرآن کا کیا ارشاد ہے۔ یہ بھی کیا مشورہ ہے۔ کہ قرآن کھولا اور سمجھ لیا کہ مشورہ مل گیا ہے۔ اگر رحمت کی آیت آگئی تو خیال کرلیا کہ کام بہتر ہے۔ اور اگر عذاب کی آیت آگئی تو خیال کرلیا کہ کام بُرا ہے۔ ہاں اگر قرآن آپ ہی آپ صفحے کھول کر تمہارے سامنے رحمت یا عذاب کی کوئی آیت پیش کردے اور کہے اسے پڑھ لو تو یہ بیشک قرآن کا مشورہ ہوگا۔ مگر آپ ہی قرآن کے صفحے کھولنا اور آپ ہی کسی آیت سے اچھا اور کسی سے بُرا نتیجہ نکال لینا یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں۔ کوئی مُلّا میٹھے کا بہت شوقین تھا۔ وہ صبح اُٹھ کر باہر جب پاخانہ کے لئے جاتا تو ایک زمیندار کے کھیت سے پانچ سات گنے توڑ کر بھی چوس لیتا مگر اس کا طریق یہ تھا کہ وہ گنّے کے کھیت کے پاس کھڑا ہو جاتا اور کہتا۔

اے بی بی کماد ی
تینوں پُچھے مُلّا قاجی
گنّے دو بھنّاں کہ چار

اور پھر خود ہی کہتا۔ پنج ست بھن لے اور یہ کہہ کر پانچ سات گنے توڑ لیتا اور ان کو چوسنا شروع کردیتا یہ سمجھ کر کہ گویا اُسے اجازت حاصل ہوگئی ہے۔ یہ بھی ایسی ہی بات ہے۔ کہ زبردستی قرآن کھولا۔ اور اُس کا کوئی صفحہ نکال کر سمجھ لیا کہ قرآن کا مشورہ مل گیا ہے۔ یہ کام اچھا ہے یا نہیں اچھا۔ مگر وہ مُلّا بیوقوف تھا۔ اگر چاروں طرف سے گنے توڑتا تو زمیندار کو پتہ بھی نہ لگتا مگر اُس نے ایک ہی جگہ سے روزانہ گنے توڑنے شروع کر دیئے اور وہاں بہت بڑا خلا ہو گیا۔ زمیندار نے جب دیکھا کہ کھیت کا یہ کونہ خالی ہو رہا ہے تو اس نے تہیہ کرلیا کہ مَیں گنے توڑنے والے کا ضرور پتہ لگاؤنگا۔ چنانچہ ایک دن وہ چھپ کر بیٹھ گیا مُلّا حسب معمول اپنے گھر سے نکلا اور پاخانے سے فارغ ہوا۔ اُس کھیت کے قریب ہی ایک تالاب تھا۔ جہاں مُلّا طہارت کیا کرتا تھا۔ جب طہارت سے فارغ ہوگیا تو کھیت کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

اے بی بی کمادی
تینوں پُچھے مُلّا قاجی
گنّے دو بھنّاں کہ چار

اور پھر خود ہی کہنے لگا۔ پنج ست بھن لے زمیندار نے یہ دیکھتے ہی اُسے پکڑ لیا اور کہا تم یہ کیا کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ مَیں تو اجازت کے بعد گنے توڑتا ہوں۔ وہ کہنے لگا بہت اچھا۔ یہ کہکر وہ اُسے تالاب کے پاس لے آیا۔ سردیوں کے دن تھے اور پانی سخت ٹھنڈا تھا۔ اُس نے مُلّا کی گردن پکڑی اور اسے پانی میں غوطہ دینا چاہا۔ مُلّا کہنے لگا۔ مَیں تو اجازت لے کر گنے توڑا کرتا تھا۔ یونہی تو نہیں توڑتا تھا۔ زمیندار کہنے لگا۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کی صحت کیلئے دُعا کی جائے

قادیان یکم ماہ فتح۔ جیسا کہ احباب کرام کو "الفضل" سے معلوم ہو چکا ہے۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ حرم ثالث حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ چند روز سے بیمار ہیں۔ آج حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے اخبار میں اعلان کردیا جائے۔ کہ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔ انہیں وہی بیماری ہے جو حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کو تھی۔

احباب کرام اس ارشاد کی تعمیل میں خصوصیت کے ساتھ اور خاص اوقات میں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی اجازت لے لونگا۔ چنانچہ وہ تالاب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے پانی ٹھنڈے ٹھار
تینوں تیجے جٹ گنوار
غوطے دو دیاں کہ چار

اور پھر آپ ہی کہنے لگا پنج ست دے لے یہ کہہ کر اس نے ملاّ کو خوب غوطے دیئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے ملاّ کو پانی سے نکالا۔ اور پھر کہنے لگا۔

اے پانی ٹھنڈے ٹھار
تینوں تیجے جٹ گنوار
غوطے دو دیاں کہ چار

اور خود ہی کہنے لگا پنج ست دے نے۔ یہ کہہ کر اس نے پھر ملاّ کو غوطے دیئے۔ اس ملاّ نے کئی دن گنے چوس چوس کر جو رس پیا تھا وہ ایک دن میں ہی نکل گیا۔ اور اس نے توبہ کی۔ کہ آئندہ ایسا کبھی نہیں کرونگا۔

تو یہ بھی ویسا ہی مشورہ ہے۔ جیسے ملاّ نے کماد سے لیا تھا۔ یا زمیندار نے تالاب سے مشورہ لیا تھا۔ کہ آپ ہی قرآن کھولا اور آپ ہی اس کے صفحے الٹ پلٹ کر کے مشورہ نکال لیا۔ یہ تمہارا مشورہ ہے قرآن کا مشورہ نہیں۔ قرآن کا مشورہ یہ ہے۔ کہ تم اپنے کام کے متعلق قرآن کا مضمون نکالو۔ اور اس پر عمل کرو۔ ایسے مشورے درحقیقت مشورے نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے ڈھکوسلے ہوتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ سے

جب حضرت فاطمہؓ کی حضرت علیؓ سے شادی ہوئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ آپ بالعموم ان کے ہاں روزانہ تشریف لے جاتے۔ اور انہیں نصیحت کرتے۔ اور سمجھاتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت فاطمہؓ بھی وہیں تشریف رکھتی تھیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کبھی تہجد کے لئے بھی اٹھتے ہو یا نہیں اٹھتے حضرت علیؓ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ہماری جانیں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ اگر جگا دے تو ہم جاگ اٹھتے ہیں۔ اور اگر نہ جگائے۔ تو ہمارا اپنے نفس پر کیا اختیار

ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر باہر چلے آئے۔ اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے۔ وکان الانسان اکثر شیءٍ جدلا۔ انسان بھی ہر بات میں کوئی نہ کوئی بہانہ نکال لیتا ہے۔ آپ بلند آواز سے یہ الفاظ کہتے جاتے تھے۔ اور غرض یہ تھی۔ کہ ان کو سنا دیں۔ آپ نے خیال فرمایا۔ کہ اگر میں نے سامنے بات کہی۔ تو ممکن ہے ان کو ضد پیدا ہو جائے کیونکہ وہ دونوں نوجوان ہیں۔ اس لئے آپ نے ایسا طریق اختیار فرمایا کہ بات بھی انہوں نے سن لی۔ اور کوئی نقص بھی پیدا نہ ہوا۔ اسی طرح کئی استخارے ایسے ہوا کرتے ہیں۔ جو انسان خود ہی نکال لیا کرتا ہے۔ اور اس میں اس کے نفس کا دخل ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہی بات ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ کہ وکان الانسان اکثر شیءٍ جدلا۔ انسان اپنے مطلب کے لئے مختلف ڈھکوسلے نکال لیتا ہے۔ اس قسم کا مشورہ ہرگز مشورہ نہیں کہلا سکتا

شیعوں کا طریق

شیعہ لوگ بھی قرآن کے ذریعہ اسی قسم کا استخارہ کرتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ ان کے مطلب کی آیت نہیں نکلتی۔ تو دو چار دفعہ لاحول پڑھ کر پھر اپنے مطلب کی آیت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر پھر بھی نہیں نکلتی۔ تو مایوس نہیں ہوتے۔ بلکہ پھر اس کوشش میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ آخر پندرہ بیس دفعہ نکالنے کے بعد رحمت کی کوئی آیت بھی نکل آتی ہے۔ بس اس آیت کو دیکھتے ہی وہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ آ گیا استخارہ۔ یہ مشورہ نہیں۔ ہاں اگر مشورہ لیتے وقت پہلی دفعہ عذاب کی آیت نکلے۔ اور پھر سارا دن جتنی دفعہ قرآن کھولو۔ اتنی دفعہ عذاب کی آیت ہی نکلے۔ تو پھر بے شک تم کہہ سکتے ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء اس کام کے خلاف ہے۔ لیکن اگر پانچ سات دفعہ کی کوشش کے بعد قرآن میں سے رحمت کی کوئی آیت نکل آتی ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ یہ تمہارا اپنا فعل ہے قرآن کا نہیں ؛

419

بسلسلہ ہفتہ تعلیم و تلقین

اسمہ احمد کی پیشگوئی کے متعلق اعتراضات کے جوابات

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

(۲)

ہماری طرف سے اس بات کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں زیر بحث پیشگوئی کا واقعی اور یقینی مصداق قرار دیا ہے۔ ایک دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اعجاز المسیح میں تحریر فرمایا ہے۔

اشار عیسیٰ بقولہ کزرع اخرج شطأہ الی قوم اٰخرین منھم وامامھم المسیح بل ذکر اسمہ احمد بالتصریح (اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۳) ترجمہ: اشارہ کیا ہے عیسےٰ نے اپنے قول کزرع اخرج شطأہ میں اٰخرین منھم والی قوم اور ان کے امام کی طرف بلکہ اس (امام) کا نام صراحت سے احمد ذکر کیا ہے۔

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف لفظوں میں اٰخرین منھم والی قوم کے امام کے متعلق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صریح طور پر اس امام کا نام احمد بیان کرنا ذکر فرمایا ہے۔ یہ امام مولوی محمد علی صاحب کو بھی مسلم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی وجود ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اس حوالہ کو بھی توڑنے مروڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اعتراض سوم

چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں :۔ پہلے الفاظ کی مراد اس کا نام احمد تصریح سے ذکر کیا صرف اس قدر ہے کہ احمد نام جو ظلی طور پر مسیح موعود نے اس نام کے اصل مالک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پایا ہے۔ اس کا ذکر تصریح سے کیا۔

الجواب

اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صفاتی نام احمد بھی تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نام کا ظل ہونے کی وجہ سے ظلی طور پر احمد بھی ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ ظلی احمد اس پیشگوئی کا اصل مصداق نہ تھا۔ تو پھر یہ کیوں کہا گیا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اس کا نام احمد صریح طور پر ذکر کیا ہے۔ اگر یہ پیشگوئی دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام کے لئے تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظلی طور پر اس پیشگوئی کے مصداق تھے تو پھر صراحت سے ذکر تو اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کرنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ مسیح موعود کا جو کہ اس لحاظ سے اشارۃً اور کنایۃً ہی مصداق ہو سکتے تھے۔ نہ کہ صراحۃً۔

پس حق بات یہ ہے کہ جب اس پیشگوئی میں احمد نام کا بالتصریح ذکر مسیح موعود علیہ السلام کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ خواہ آپ کو ظلی احمد کہا جائے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس شخص کے لئے یہ نام صراحت رکھتا ہے وہی اس پیشگوئی میں اس کا اصل مصداق ہوگا۔ ہاں چونکہ ظل کو جو کچھ ملتا ہے۔ اصل سے ہی ملتا ہے اس لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احمدیت کے مظہر اول ہونے کے لحاظ سے اس پیشگوئی کے ضرور اولین مصداق ہیں۔ چنانچہ اس بات کی تصریح خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے القول الفصل میں ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

"مسیح موعود کو تو جو کچھ ملا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ملا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد تھے۔ اور اس پیشگوئی کے اول مظہر وہ تھے اولین مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دینا ضروری ہے۔ مگر اس لئے کہ آپ صفت احمدیت کے سب سے بڑے مظہر تھے۔ نہ اس لئے کہ آپ کا نام احمد تھا۔" (القول الفصل صفحہ ۲۹)

اسی طرح انوار خلافت میں فرماتے ہیں۔

"جو خوبیاں ظل میں ہوں اصل میں ضرور ہونی چاہئیں پس عکس کی خبر دینے والا ساتھ ہی اصل کی خبر دیتا ہے۔ پس اس آیت میں ضمنی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی خبر دی گئی ہے۔ اس بیان سے یہ واجب نہیں آتا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود نہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں اور اس لحاظ سے کہ آپ نے سب کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی بھی اسی میں سے نکل آتی ہے۔" (انوار خلافت ۳۲)

پس اگر بلا ذکر اسمہ احمد بالتصریح کے الفاظ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صراحتہً اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ یعنی اس پیشگوئی کے واقعی مصداق ہیں تو پھر یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہرگز صریح نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ اس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اس میں اشارۃً اور کنایۃً سمجھا جا سکتا ہے۔ نہ کہ صراحتہً۔ لیکن چونکہ آپ نے اس پیشگوئی میں احمد کے لفظ کو اپنے لئے بالتصریح قرار دیا ہے۔ اس لئے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ ضمناً اور اشارتاً اور کنایتہً اس پیشگوئی کے مصداق نہیں۔ بلکہ اس پیشگوئی کے صریح مصداق ہیں۔

اعتراض چہارم

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا حوالوں کا جو القول الفصل اور انوار خلافت سے دیئے گئے ہیں خوب مضحکہ اڑایا ہے۔ اور یہ بات کہ ایک لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پیشگوئی کے اول المصداق اور دوسرے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے اصل مصداق ہیں۔ اسے مولوی صاحب نے ایک تو عیسائیوں کے تثلیث کے عقیدہ کی طرح گورکھ دھندا قرار دیا ہے۔ کہ وہ جب مسیح کی کسی کمزوری کا ذکر پاتے ہیں تو کہتے ہیں یہ کمزوری بلحاظ انسان ہونے کے ہے۔ اور جب خوبی کا ذکر پاتے ہیں تو اسے الوہیت کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ نیز اس امر کو اس شخص کی گالی کی طرح قرار دیا ہے جو اپنے بھائی کو ماں کی گالی دیتا تھا۔ اور کہتا تھا یہ گالی اس لحاظ سے دیتا ہوں کہ وہ تمہاری ماں ہے۔ نہ اس لحاظ سے کہ یہ میری ماں ہے۔

الجواب

اس کے جواب میں واضح ہو کہ مولوی محمد علی صاحب نے اعجاز المسیح کے حوالہ سے ایک لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بالتصریح اسمہ احمد کا مصداق مان لیا ہے۔ یعنی ظلی احمد ہونے کے لحاظ سے اور دوسرے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا اصل مصداق قرار دیا ہے۔ یعنی اصل احمد ہونے کے لحاظ سے۔ اب کیوں یہ توجیہیں انہیں تثلیث کے گورکھ دھندے اور بھائی کو ماں کو گالی دینے والے کی طرح نظر نہیں آتیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ یہ دونو توجیہیں مولوی صاحب کی قائم کردہ ہیں۔ اور دوسری توجیہیں اس الہامی نام رکھنے والے محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ ہیں۔ جو خدا کے نزدیک تو محمود ہی ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے محسود ہیں۔

اعتراض پنجم

مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ احمد مجتبےٰ میں آئینہ کمالات اسلام اور اربعین سے مندرجہ ذیل دو حوالے پیش کرتے ہیں۔

اوّل۔ مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے۔ کہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ میں بتلا رہی ہے۔ کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائیگا۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۲)

دوم۔ تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو نام ہیں (۱) ایک محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم... ذالک مثلھم فی التورات۔

(۲) دوسرا نام احمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے۔ جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلال اور جمال دونو کے جامع تھے۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵)

مولوی محمد علی صاحب ان ہر دو حوالوں سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان ہر دو حوالوں میں صراحت سے اس پیشگوئی کا اصلی اور حقیقی مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ٹھیرایا ہے۔

الجواب

اس میں کچھ شک نہیں کہ ان ہر دو حوالوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کا ذکر ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ اصلی اور حقیقی مصداق کے الفاظ تحریر نہیں فرمائے۔ یہ امر مولوی محمد علی صاحب اپنے خیال کے مطابق بطور نتیجہ پیش کر رہے ہیں۔

ان ہر دو حوالوں کے جواب میں احباب یاد رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عقیدہ کی پوری وضاحت تحفہ گولڑویہ میں کی ہے۔ اگر تحفہ گولڑویہ کی تحریر کی روشنی میں ان ہر دو محولہ بالا عبارتوں کو پڑھا جائے تو حقیقت آپ ہی روشن ہو جاتی ہے۔ حضور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶ پر فرماتے ہیں:۔

جیسا مومن کے لئے دوسرے احکام پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اسبات پر بھی ایمان فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو بعث ہیں (۱) ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جسکی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (۲) دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعث اول کے زمانہ کے متعلق جس کے لئے موسیٰؑ نے پیشگوئی کی تھی لکھتے ہیں:۔

بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم ہے۔ جو اسم محمد کا مظہر تجلّی تھا۔ مگر بعث دوم جس کی طرف آیۃ کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اشارہ ہے۔ وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے۔ جو اسم جمالی۔ جیسا کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اسی آیت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶)

پھر بعث دوم کے زمانہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعث دوم میں تجلی اعظم جو اکمل و اتم ہے۔ وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے۔ کیونکہ بعث دوم آخر ہزار ششم میں ہے۔ اور ہزار ششم کا تعلق ستارہ مشتری کے ساتھ ہے۔ جو کہ کوکب ششم منجملہ خنس کنس ہے۔ اور اس ستارہ کی تاثیر ہے۔ کہ ماموریں کو خونریزی سے منع کرتا ہے۔ اور عقل و دانش اور مواد استدلال کو بڑھاتا ہے۔ حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہر دو کی پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کی نسبت بحوالہ تورات قرآن مجید کی یہ آیت محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم بیان کی ہے۔ اور اس پیشگوئی کے ظہور کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو بعث قرار دے کر اور ان ہر دو پر ایمان لانا فرض قرار دے کر پہلی بعث سے مخصوص قرار دیا ہے۔ اور اس بعث کا زمانہ ہزار پنجم قرار دیا ہے اس بعث اول کو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے قرار دیا ہے۔ جو خونریزی و جنگ و جدال کی تاثیر رکھتا ہے۔ یہ پہلی بعث وہ ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصالتاً مبعوث ہوئے۔ پھر دوسری پیشگوئی جو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے بحوالہ انجیل مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے الفاظ میں قرآن مجید میں وارد ہے۔ اس کا مصداق آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دوسری بعث میں قرار دیا جو ہزار ششم پر مقدر تھی اور ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بعث جو مسیح علیہ السلام کی زیر بحث پیشگوئی کے مطابق مقدر تھا یہ ہزار ششم میں مسیح موعود کے رنگ میں ہوا۔ جو احمد ہونے کی وجہ سے جمالی شان رکھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جمالی شان کے مظہر اتم و اکمل ہیں۔ پس مسیح علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ان حوالوں کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعث دوم سے مخصوص تھی جس میں جمالی شان کا اظہار اتم و اکمل طور پر مقدر تھا۔ اور بجائے مریخ کے اسوقت مشتری اپنی تاثیر ڈالنے والا تھا۔

اب تحفہ گولڑویہ کی اس عبارت کو سمجھ لینے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ حوالوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھ لینا نہایت آسان ہے۔ کہ یہ پیشگوئی اسمہ احمد بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ہے۔ مگر یہ مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوسری بعثت سے ہے۔ جو ہزار ششم میں مقدر تھی۔ نہ کہ آپ کی بعثت اولیٰ سے جو ہزار پنجم میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوسری بعثت ہی مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی اسمہ احمد کی پیشگوئی اتم اور اکمل اور اعظم جمالی تجلی کے ساتھ بعث دوم میں پوری ہوئی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں بروزی طور پر مبعوث ہو کر ہزار ششم میں اس پیشگوئی کے اتم اور اکمل مصداق ہوئے۔ یہ جمالی شان کی اکمل اور اتم اور اعظم تجلی کیا ہے۔ یہ در اصل دوسرے لفظوں میں تکمیل اشاعت ہدایت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵ پر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا۔ اس لئے قرآن شریف کی آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی۔ کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا۔ اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔ سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی۔ پورا کیا۔ جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔"

اس حوالہ میں کیا بیان ہوا ہے۔ شانِ احمدیت کی تجلی جو جمالی شان ہے۔ یعنی دلائل و شواہد کے ذریعہ اسلام کو دنیا کی قوموں تک پہنچانا۔ یہ کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ سے بعثت ثانیہ میں جو بروزی رنگ کی بعثت تھی۔ اکمل اور اتم اور اعظم طور پر مقدر تھا۔ کیونکہ بعثت اولیٰ کے وقت اس کے وسائل موجود نہ تھے۔ پس جب شان جمالی کی کامل تجلی ہزار ششم کے لئے مقدر تھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسمہ احمد کے کامل اور اتم مصداق ہزار ششم میں یعنی اپنی بعثت ثانیہ میں ثابت ہوئے۔ جو مسیح موعود کے رنگ میں بعثت ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بعث اولیٰ کا زمانہ جب تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے بوجہ عدم وسائل مقدر نہ تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق اتم و اکمل طور پر اس بعثت میں نہ تھے۔ ہاں بعثت ثانیہ میں اتم و اکمل مصداق ہیں۔ پس جبکہ بعثت اولیٰ میں اتم و اکمل مصداق نہ تھے۔ تو پھر یہی کہا جا سکتا ہے۔ بعثت اولیٰ میں آپ اس پیشگوئی کے اول المصداق ضرور تھے۔ گو حقیقی کامل مصداق اس کے آپ بعثت ثانیہ میں ہوئے۔ لہٰذا اس صورت میں غیر احمدیوں کے لئے آئینہ کمالات اسلام میں آیت زیر بحث سے وفات مسیح کا اثبات درست تھا کیونکہ اول المصداق ہونے کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دعویٰ نبوت کے وقت بھی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ مگر نہ اس لئے کہ والدہ یا رشتہ داروں نے آپ کا نام احمد رکھا بلکہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ سے صفاتی رنگ میں آپ نے احمد کا نام پایا۔ حقیقت یہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے یا کسی اور رشتہ دار نے آپ کا نام احمد نہیں رکھا اور اس کا کسی صحیح حدیث سے ثبوت نہیں ملتا۔

خلاصہ جواب یہ ہے۔ تحفہ گولڑویہ کے حوالوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسمہ احمد کی پیشگوئی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوسری بعثت سے منسوب کیا ہے اور اس کا کامل ظہور دوسری بعثت میں مقدر مانا ہے۔ اور اس طرح اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ اور اپنے تئیں اس کا اکمل اور اتم مصداق قرار دیا ہے۔ اور جہاں دوسرے مقامات پر اس پیشگوئی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کیا ہے۔ وہاں اول المصداق ہونے کے لحاظ سے چسپاں کیا ہے۔ یہی بات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے سوال کے جواب میں القول الفصل میں تحریر فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ پھر آپ نے (حضرت مسیح موعودؑ نے) اس آیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کیوں چسپاں کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر پیشگوئیاں آپ کی اُمت کی ترقی کی نسبت ہیں۔ ان کے پہلے مظہر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اگر آپ احمد نہ ہوتے۔ تو مسیح موعود کیونکر احمد ہو سکتا تھا۔ مسیح موعود کو تو جو کچھ ملا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ملا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احمد تھے۔ اور اس پیشگوئی کے اول مظہر وہ تھے۔ اولین مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دینا ضروری ہے۔ مگر اس لئے کہ آپ صفت احمدیت کے سب سے بڑے مظہر تھے نہ اس لئے کہ آپ کا نام احمد تھا۔ آپ کا نام احمد نہ تھا۔ (باقی)

قرآن مجید کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ

اور آریہ سماجی لیڈروں کی کذب بیانی پر کھلا چیلنج

گذشتہ دنوں لاہور میں آریہ سماجیوں کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں بہت جوش و خروش کا اظہار کیا گیا۔ اور ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر سندھ گورنمنٹ کی ہنگامی پابندی کے برخلاف ہنگامہ آرائی کرنے کا کھلے بندوں اعلان کر دیا۔ اس اجتماع کی تقریروں میں بہت سی غلط بیانیاں کی گئیں مگر سب سے زیادہ غلطیات وہ ہے۔ جو آریہ سماجی لیڈروں نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہی۔ مہاشہ خوشحال چند صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں کہا:۔

"قادیانیوں کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۳۰۸ ہجری میں اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں قرآن شریف کے متعلق جو کچھ لکھا ہے کیا سوامی (دیانند) جی نے اس سے زیادہ کچھ لکھا ہے؟" (ملاپ لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء)

مہاشہ خوشحال چند صاحب ایک پرانے اخبار نویس ہیں۔ مگر افسوس کہ انہوں نے اس بیان میں اس قدر کذب بیانی کی ہے۔ جس کی اجازت ایک عام انسان کو بھی شرافت نہیں دے سکتی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مہاشہ جی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ازالہ اوہام کو نہیں پڑھا۔ اور (ممکن ہے انہوں نے اسے دیکھا بھی نہ ہو) ورنہ اس قدر غلط۔ بے بنیاد اور سراسر جھوٹا دعویٰ وہ نہ کرتے۔ قرآن مجید کی جو عظمت شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں بیان فرمائی ہے۔ کیا آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی اس کے قائل تھے؟ میں ذیل میں ازالہ اوہام سے صرف دو اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

(۱) "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸ تقطیع کلاں)

(۲) "اے بندگان خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا۔ یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کسی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا۔ جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۰-۱۳۱)

کیا آریہ سماج کا کوئی ممبر حتیٰ کہ مہاشہ خوشحال چند جی کہہ سکتے ہیں کہ پنڈت دیانند جی قرآن مجید کے متعلق وہی عقیدہ رکھتے تھے جو ازالہ اوہام کی عبارتوں میں درج ہے؟

کیا پنڈت صاحب موصوف قرآن مجید کو کامل اور آخری شریعت سماوی مانتے تھے؟ کیا پنڈت صاحب قرآن مجید کو معارف و حقائق کا ختم نہ ہونے والا خزانہ یقین کرتے تھے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو مہاشہ خورسند حال آنند

ہی بتاسکتے ہیں کہ ان کے خطبہ صدارت میں بیان کردہ صریح غلط بیانی کس قدر افسوس ناک اور دل آزار ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کے جلسہ میں معقولیت سے تبرّا کا انتہائی مظاہرہ کیا گیا۔ ورنہ اس قدر بے سروپا بات نہ کہی جاتی۔ پنڈت دیانند جنہوں نے ستیارتھ پرکاش نامی کتاب کے چودھویں باب میں عربی زبان سے قطعی بے بہرہ ہونے کے باوجود قرآن مجید پر خطرناک اور دل آزار تنقید کی ہے اور آخر میں نام نہاد "محقق" بنکر لکھا ہے کہ

"مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہو سکتی ہے۔"

(ستیارتھ پرکاش صلا۷۸)

ان کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے قرآن مجید کے متعلق وہی کہا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے تو کسی عقل اور سمجھ رکھنے والے کی نظر میں اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم خوش ہوتے کہ اگر بانی آریہ سماج قرآن پاک کے متعلق وہی عقیدہ اختیار کرتے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے۔ ہاں ہم اب بھی خوش ہوں گے۔ اگر آریہ سماجی ازالہ اوہام میں بیان شدہ عقیدہ کو قبول کر لیں۔ لیکن جب یہ بات نہیں تو کس قدر دیدہ دلیری ہے کہ مہاشہ خوشحال چند ایسا ذمہ دار آدمی ہزاروں کے مجمع میں سراسر خلاف واقعہ بات کا ادعا کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جس طرح پنڈت دیانند جی نے سُنی سنائی باتوں کی بنا پر قرآن مجید پر اعتراضات کا طومار باندھ دیا۔ اسی طرح ان کے پیرو احمدیت کے دشمنوں کی جھوٹی باتوں پر بنیاد رکھ کر اس قسم کی بے تکی ہانک رہے ہیں۔ مجھے مہاشہ خوشحال چند جی کی غلط بیانی پر ہی افسوس تھا کہ "ملاپ" کے اسی پرچہ میں دوسری جگہ مہاتما نارائن سوامی" کی تقریر کے ان الفاظ پر نظر پڑی:۔

"مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ قرآن گناہوں کا پلندہ ہے"۔ اس قدر کذب بیانی اور مغالطہ دہی؟ اگر آریہ سماج کے "مہاتما" ایسے ہی ہوتے ہیں تو ان کے عوام کے کیا کہنے۔ یہ چونکہ "آب از سر گذشت" کا معاملہ ہو گیا ہے۔ اس لئے میں تمام آریہ سماج کو چیلنج کرتا ہوں کہ ان کے "مہاتما" نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو ناپاک اور دلخراش الزام لگایا ہے۔ اس کا ثبوت پیش کرے۔ میں نہایت کھلے الفاظ میں پورے زور کے ساتھ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ "مہاتما نارائن سوامی" کا یہ بیان سراسر غلط ہے۔ جھوٹ ہے اور افترا ہے۔ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ہوتا یا کم از کم ازالہ اوہام ہی پڑھا ہوتا۔ اور انہیں ذرہ بھر بھی سچائی کا پاس ہوتا۔ تو وہ ایسا غلط اور بے بنیاد الزام اپنی زبان پر نہ لاتے۔ دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے یعنی یا تو آریہ سماجی لیڈر جماعت احمدیہ پر الزام لگانے میں سلسلہ کے دشمنوں کے جھوٹے بیانوں کی اندھا دھند کاسہ لیسی کر رہے ہیں اور عقل۔ انصاف اور دیانت داری کو پس پشت پھینک کر ہمارے دشمنوں کی کورانہ تقلید کرتے ہیں یا یہ قوم راستی سے اتنی دور جا چکی ہے کہ اسے حق کا ذرہ بھی پاس نہیں اور وہ احمدیہ لٹریچر کو پڑھنے کے باوجود افترا اور بہتان سے کام لے رہی ہے۔

کس قدر حیرت انگیز یہ نظارہ ہے کہ جب آریہ سماجی انصاف کے نام پر سندھ گورنمنٹ سے پابندی اٹھانے کی درخواست کر رہے تھے۔ اسی وقت وہ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی علیہ السلام کے ساتھ خطرناک بے انصافی روا رکھتے ہیں اور عقلمند وں کے مقولہ کو بھول جاتے ہیں۔ کہ

ہر چہ بر خود نپسندی بر دیگراں مپسند

ہمارا مندرجہ بالا چیلنج چند دنوں میں اس حقیقت کو کھول دے گا کہ آیا آریہ سماجی لیڈروں نے احمدیت کے دشمنوں کے غلط بیانات پر اعتماد کر کے دھوکہ کھایا۔ یا انہوں نے عمداً کذب بیانی سے کام لیا۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

تحریک جدید کا دور اوّل شاندار کامیابی کیساتھ ختم ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر

اور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیہ اخلاص پیش کرنے کیلئے جلسہ

(۲)

شیخ ناصر احمد صاحب بی اے

شیخ صاحب نے کہا کہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کا دن تحریک جدید کے آغاز کا پہلا دن تھا۔ اور آج کا دن تحریک جدید کے پہلے دور کا آخری دن ہے۔ اس تحریک کے جو فوائد جماعت احمدیہ کو اس دس سالہ کامیاب دور میں حاصل ہوئے ہیں۔ ان سے جماعت اندازہ لگا سکتی ہے کہ آئندہ کس قدر شاندار فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

تحریک جدید کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف کا مطالبہ کیا اس پر سینکڑوں نوجوانوں نے لبیک کہا۔ اور ان میں سے کئی ایک دور دراز ملکوں میں بھیجے گئے۔ تحریک جدید کے ماتحت ہی احمدیت کے منادوں نے مختلف ممالک میں پہنچ کر تبلیغ کی۔ چین۔ جاپان۔ ریاستہائے بلقان۔ یوگوسلاویہ۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ پولینڈ ہنگری۔ آسٹریا۔ چیکوسلواکیہ۔ البانیہ۔ اٹلی۔ سپین میں احمدیت کا کوئی نام تک نہ جانتا تھا۔ لیکن وہاں احمدی مناد پہنچے۔ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک جوش پیدا ہو گیا۔ اب ہر فرد جماعت تبلیغ احمدیت کرنا سعادت دارین سمجھتا ہے بے شک احرار نے قدم قدم پر مشکلیں اور رکاوٹیں ڈالیں لیکن احمدیت کے مقابلہ میں مخالفوں کی تمام مخالفتیں ھباءً منثوراً بن کر اڑ گئیں۔ اور احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ آج سے دس سال قبل احرار کس جوش سے حملہ آور ہوئے تھے اور کس طرح نت نئے طریقوں سے احمدیت کو تباہ کرنے کے درپے ہوئے۔ لیکن احمدیت دن بدن پھیلتی چلی گئی۔ اور پھیل رہی ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پھیلے گی۔

آج تحریک جدید کے پہلے دور کا آخری دن ابھی ختم نہیں ہوگا۔ کہ تین اور احمدی مبلغین اپنے دل میں نور ایمان کی کرنیں لئے ہوئے براعظم افریقہ کے تاریک ترین علاقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہ کیسا کامیاب انجام ہے تحریک کے پہلے دور کا۔ اس جلسے کی غرض یہی ہے کہ ہم اس تمام کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اپنی آئندہ تیاریوں کی پیشکش خدا کے موعود خلیفہ المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں پیش کریں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی قربانی صمیم قلب سے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہماری زندگی کا مقصد صرف دین اسلام کی اشاعت اور احمدیت کی تبلیغ کرنا ہو۔

(باقی)

حضرت خلیفہ قادیان کی سوانح حیات

مصنفہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا نیو دہلی

اس کتاب میں فاضل مصنف نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زندگی کے مفصل حالات قلمبند کئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی مختصر تواریخ۔ موجودہ حالت اور ان کے مستقبل پر روشنی ڈالی ہے۔ کتاب انگریزی میں ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک چار آنے علاوہ۔ چار کتابیں اکٹھی منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔ آرڈر جلدی ارسال کر دیں۔ ورنہ سٹاک ختم ہونے پر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہر احمدی کے لئے اس بے نظیر کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ فاضل مصنف نے دریا کو کوزہ میں بند کر کے رکھ دیا ہے۔ نوٹ:۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ تیار ہو رہا ہے۔ عنقریب شائع ہوگا۔ قیمت دو روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔ مگر جو اصحاب اپنا نام پہلے رجسٹرڈ کرا لیں گے۔ ان سے محصول ڈاک نہیں لیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔

نیو بک سوسائٹی پوسٹ بکس نمبر ۷۴۔ لاہور

اعلان نکاح

ملک خاکی جان ولد ملک شیر خاں قوم اعوان رئیس مارٹی ضلع کیمبل پور کا نکاح بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر جو بصورت منظور شدہ انتقال اراضی ادا ہو چکا ہے۔ ہمراہ مسماۃ ممتاز بیگم دختر ملک نور خاں قوم اعوان رئیس سروالہ ضلع کیمبل پور تاریخ ۳۰/۹/۴۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار ملک نور خاں قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

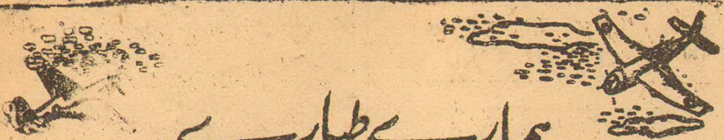

ہمارے طیارے کوھیما اور کابا پر

"آج ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقے پر اُڑکر ہزاروں پونڈ وزن کے بم گرائے اور دشمن کی چوکیوں قلعہ بندیوں اور فوج کے جمگھٹوں کو نشانہ بنایا۔"

یہ ایک مثالی اعلان ہے اور اس کی ذیل میں ہمارے ہندوستانی ہوابازوں کی کارگذاریوں اور بہادرانہ کارناموں کا بیان ہوتا ہے، جنہوں نے اُن توقعات کو پورا کر دکھایا جو ہم نے اُن سے قائم کی تھیں۔ دنیا کے بدترین موسم اور ناموافق علاقے میں، ہوا اور زمین دونوں پر اُنہوں نے جس حوصلے، مہارت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیا، اُس پر وہ تمام لوگ عش عش کرتے ہیں جو اُن سے واقف ہیں اور جنہوں نے اُن کی کارگزاریاں دیکھی ہیں۔

آج ہندوستانی ہوائی بیڑے کے دیکھ بھال کے زبردست ہوتے ارکان اور برما میں دشمن کے مقبوضہ علاقے پر کارروائیاں کر رہے ہیں۔

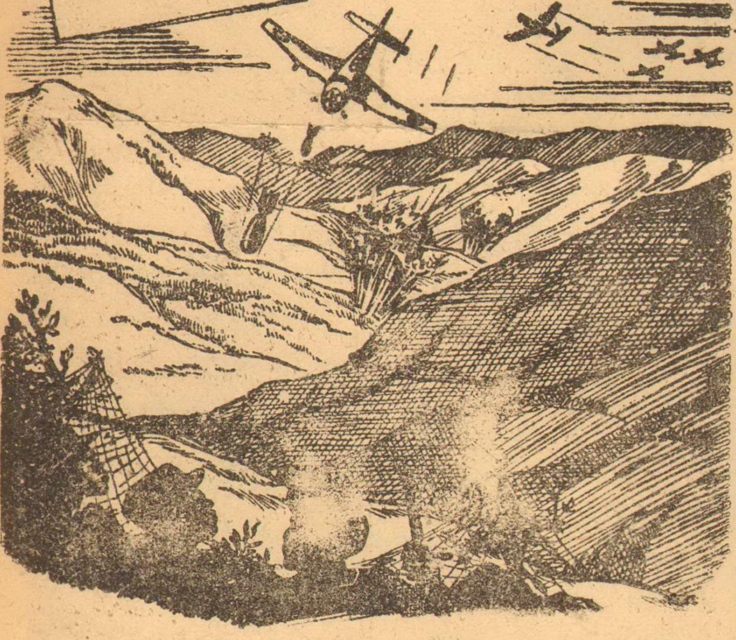

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کے جہاز کوہیما پر بھی اڑے اور کابا پر بھی آج وہ برما پر اڑ رہے ہیں۔ اُن کے "ہریکین" اور "ولٹی وینجینس" جاپانیوں پر قہر ڈھا رہے ہیں۔

ہندوستان کو انڈین ایرفورس کے جوانوں پر فخر ہے جنہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ

ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں۔ اور ہرا رہے ہیں

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

DAA 3906

حُسن نکھار

مقبول عام
عام شہرت
خوشگوار

چہرہ کے داغوں۔ کیل۔ چھائیوں۔ مہاسوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ آپ تین دن کے بعد ہی محسوس کریں گے۔ کہ چہرہ کی رنگت اور تازگی میں کیا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ
ڈسٹری بیوٹرز۔ افضل برادرز قادیان

کیڈ اینڈ لیٹون فارمیسی جالندھر کینٹ

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض۔ سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عـ۸ر چھ ماشہ عـہ۔ تین ماشہ ۱۲ر ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

شیطان کانفرنس

مصنفہ ابوداؤد ایم۔ ایس۔ اسلم

مصلح موعود کے اعلان کے ساتھ ہی شیطانی فوجوں میں کھلبلی پڑ گئی
اگر آپ شیطان اور اس کے گروہ کی بے چینی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو "شیطان کانفرنس" کا مطالعہ کریں

اس پر لطف مذہبی ناول کی مقبولیت کی حد ہو گئی۔ صرف ایک سو کاپی باقی رہ گئی۔ اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں ملک کے طول و عرض میں شور برپا کر دیا۔

قیمت ۶ر صرف علاوہ محصول ڈاک۔

اسلم سنز دارالفضل قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کے روسے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۱۴ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو وقتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے۔ ۱۴ر فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت تک ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہو چکے۔ یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کی بقایا رقوم معہ تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کر کے اپنے حصص بحال کرا لیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے۔ بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے۔

المعلن منیجنگ ڈائرکٹرز

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن یکم دسمبر۔ جاپانی ریڈیو نے کہا ہے کہ ٹوکیو پر جو حملہ کیا گیا اس کے دوران میں ۲½ گھنٹے تک موج در موج اڑن قلعے ٹوکیو کے علاقہ پر پرواز کرتے رہے۔ بموں سے جو آگ لگی۔ اس کا بیشتر حصہ فوراً ہی بجھا دیا گیا۔ جو آگ پھیلتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اُسے آج صبح ۶½ بجے تک بجھا دیا گیا۔ ریڈیو نے مزید کہا کہ ان حملوں کو دشمن کے فضائی حملوں کا ایک پہلو سمجھنا چاہیئے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ برطانوی دستے دوڈیکا نیز کے جزیرے لیکو پر اتر گئے ہیں۔

ٹراونکور یکم دسمبر۔ پی راما سوامی دیوان آف ٹراونکور نے ایک جلسہ میں تقریر کے دوران میں کہا کہ حکومت نے ریسرچ کے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پچاس لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔

نئی دہلی یکم دسمبر۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ حکومت ہند نے کلکتہ کے لوگوں کو غذا مہیا کرنے کا جو وعدہ پچھلے سال کیا تھا۔ وہ واپس لے لیا گیا ہے۔

روم یکم دسمبر۔ پرنس امبرٹو نے حالیہ مستعفی شدہ وزیر اعظم بونومی کو اعادی حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ انہوں نے اس کام کی ذمہ داری اس وجہ سے لینے سے انکار کر دیا ہے کہ سوشلسٹوں نے ان کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لکھنؤ یکم دسمبر۔ گورنر یو۔پی سر ہارس ہیلٹ کے فرزند میجر سٹیفن ہیلٹ محاذ برما پر لڑائی میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

پونا یکم دسمبر۔ مسٹر بی۔ ایم راجا بھوج ناظم اعلیٰ آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کی طرف سے ایک تقریب میں جو ڈاکٹر امبیدکر لیبر ممبر حکومت ہند کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ ڈاکٹر امبیدکر نے ویدوں اور گیتا کے خلاف اپنے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں ہی پہلا شخص نہیں ہوں جس نے ان کتابوں پر ایسی سخت نکتہ چینی کی ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسا کوئی تاریخی ثبوت نہیں جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ قدیم زمانے کے برہمنوں نے بھی ان کتابوں کی تعلیمات کو قبول کیا ہو۔ یا ان کی سند تسلیم کی ہو۔ آپ نے اعلان کیا کہ ایسی کتابوں کو جن میں پسماندہ اقوام کی اس قدر بے عزتی کی گئی ہے اور ان کو قعر ذلت میں گرا دیا گیا ہے۔ ہم کبھی اپنی متبرک کتاب نہیں سمجھ سکتے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ لنڈن میں پولینڈ کی نئی وزارت کی تشکیل کا اعلان ہو گیا ہے۔ نیا وزیر اعظم سوشلسٹ لیڈر ہے۔

لاہور یکم دسمبر۔ مسٹر سلیم ایڈووکیٹ جنرل جو استعفیٰ دے چکے ہیں۔ ان کی میعاد عہدہ ۱۲ فروری ۱۹۴۵ء کو ختم ہو جائے گی۔

دہلی یکم دسمبر۔ حکومت ہند نے پانچ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی پر رپورٹ مرتب کرے گی۔ اس کمیٹی کے صدر مسٹر ایم ییٹس ہوں گے۔ انہی صاحب نے ۱۹۴۱ء میں ہندوستان کی مردم شماری کی تھی۔

لنڈن یکم دسمبر۔ مغربی محاذ پر جیبلیک اور لنڈرن کے مقامات پر امریکی ڈویژنوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر جرمن پسپا ہو رہے ہیں۔ جرمن اب بیڈیکر کے جلتے ہوئے گاؤں کے شمالی حصے میں ہی ہیں۔

لنڈن یکم دسمبر۔ سابق شاہ البانیہ کنگ زوغو دوبارہ اپنے ملک میں نہیں جا سکتے البانیہ کی مکمل آزادی کا یہ مطلب نہیں ہو گا۔ کہ کنگ زوغو بھی جو انگلستان میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اپنے ملک کو جائیں گے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا کہ واشنگٹن میں برطانوی مشن اور امریکی گورنمنٹ میں جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں جرمنی کی شکست کے بعد امریکہ برطانیہ کو اُدھار اور پٹہ کی امداد کم کر کے آدھی کر دے گا۔

ناگپور یکم دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ سی پی کے مشیر سر جافری برنٹ کو آئی سی ایس سے مستعفی ہونے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

مدراس یکم دسمبر۔ اس صوبہ میں بھوک کا شکار ہونے والوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ ترچنا پلی سے ۳ اشخاص کی موت کی خبر آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تینوں بھوک کا شکار ہوئے ہیں۔ دو دن پہلے مدراس جنرل ہسپتال میں ایسی ہی دو موتیں ہوئی تھیں دو ہفتے ہوئے مدراس شہر میں بھی ایک شخص اسی طرح مرا۔

لنڈن یکم دسمبر۔ برٹش ادن فرنٹ کے رائل ایئر فورس کے ڈپو میں دھماکہ سے نقصان جان و مال کے متعلق تازہ ترین سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اس وقت تک ۱۶ سولہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۱۴ لاپتہ ہیں۔ جن کے متعلق شبہ ہے۔ کہ وہ بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بقیہ ۹ لاپتہ ہیں اور ۱۳ زخمی۔ سر آرچیبالڈ سنکلر نے آج ہاؤس آف کامنز میں بتایا۔ کہ بارود کے ڈپو میں ۵ ہزار ٹن بم تباہ ہوئے۔

پٹنہ یکم دسمبر۔ بہار گورنمنٹ نے گندم اور گندم کی دوسری اشیاء مثلاً آٹا۔ میدہ وغیرہ کے نرخوں میں ۱۵ دسمبر سے مزید کمی کر دی ہے۔ سرخ گندم کا نرخ ۱۳ روپے سے گھٹا کر ۱۱ روپے من کر دیا ہے۔

لنڈن۔ یکم دسمبر۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوجوں کو اور کامیابی ہوئی ہے۔ دریائے روہر کے مغربی علاقہ کی لڑائی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جلد ختم ہونے والی ہے۔ دریائے روہر کے جنوب میں امریکی دستے دو میل اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہ دستے ڈیورن کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔

لنڈن یکم دسمبر۔ السا س کے علاقہ میں ساتویں امریکی فوج سولہ میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے لیپزک کے علاقہ میں تیل کے کارخانوں پر حملے کئے۔ سار بروکن پر بھی حملہ کیا گیا۔ ان حملوں میں ۵۶ امریکی بمبار کام آئے

ماسکو۔ یکم دسمبر۔ کارپیتھین پہاڑیوں کے دامن میں روسی فوجوں نے دو پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن۔ یکم دسمبر۔ فلپین میں جاپانی جہازوں کا ایک قافلہ جو کمک پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ برباد کر دیا گیا۔ اس وقت تک اس قسم کی کوشش کرنے والے ۷ قافلے تباہ کئے جا چکے ہیں۔

واشنگٹن۔ یکم دسمبر۔ جزیرہ لی ٹے میں ڈیڑھ ہزار جاپانیوں کا ایک دستہ امریکی توپوں کی زد میں آ گیا۔ جس کا صفایا کر دیا گیا۔

دہلی یکم دسمبر۔ آج سندھ کے وزیر اعظم سر غلام حسین صاحب نے دہلی میں مسٹر جناح سے ملاقات کی۔

کانڈی یکم دسمبر۔ شمالی برما کے مورچہ پر اتحادی فوجوں نے اس شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں بھیما اور مانڈلے کی ریلوے لائنیں آ ملتی ہیں۔ دشمن نے جم کر مقابلہ نہیں کیا۔ جاپانی کثرت سے مارے گئے۔ اور بہت سا سامان جنگ ہاتھ آیا۔

واشنگٹن یکم دسمبر۔ لی ٹے میں جو قافلہ کمک لے جا رہا تھا۔ اس کے چار فوجیں لے جانے والے جہاز سمندر کی تہ میں پہنچا دئے گئے۔ ایک ڈسٹرائر اور ایک سامان لے جانے والے جہاز کو آگ لگا دی گئی۔ اندازہ ہے۔ کہ ۵ ہزار جاپانی اس موقعہ پر مارے گئے۔

لنڈن۔ یکم دسمبر۔ مغربی مورچے پر فرانسیسی فوج تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ مقابلہ میں جرمنوں نے سخت حملے کئے۔ مگر روک دئے گئے۔ شمال میں پہلی اور نویں امریکی فوجیں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہیں۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور اب وہ کچھ عرصہ سے دہلی میں ڈاکٹر محمد لطیف صاحب کے زیر علاج ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

بیگم چوہدری سر ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

ولادت

میاں نظام الدین صاحب مرحوم افریقہ کے صاحبزادے میاں عبد اللطیف صاحب کے ہاں بمبئی میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء بروز جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا کی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لڑکی کا نام رضیہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔

خاکسار ڈاکٹر ظفر حسن نشتر صوبیدار میجر۔ محلہ دار الفضل قادیان

ایک بار
صرف ایک بار
اوگلون
استعمال کرکے آپ ہمیشہ کیلئے اسکے مداح ہو جائینگے۔
ایک دفعہ ضرور آزمایئے۔ تیس شیشی ایک صد گولیاں دو روپے
دی کھتری برادرز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah